منشورِ محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم وہمہ آمدہ منشور محمد ؛ توریت بلاتو یہ انجیل بتحیل ؛ گویان صفت وسیرت مبرور محمد

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ ہجری روز جمعہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(علاقہ سیتامڑہی ضلع مظفرپور مین)

جناب مولوی سید محمد بن الحسن صاحب ناچیزی رحیم آباد لکھتے تحریر فرماتے ہین کہ سیتامڑہی کے علاقہ کا ایک سری باشب کا بستہ معزز وذی مقدور شخص مسلمان ہوگیا اور اسکا نام فضل اللہ رکھا گیا مظفرپور وسمستی پور کے میجسٹریٹ کے پاس اس مضمون کی درخواست دی کہ میرا بھائی عرصہ بارہ برس کا ہوا مسلمان ہوگیا ہے نام عبداللہ رحیم آباد مین رہتا ہی۔ مین اسکے یہان چلا آیا سرکار سے میری خبرگیری کیجاوے کہ کہ ہنود مجھہ کو کسیطرحکی تکلیف نہ دیوین میجسٹریٹ نے تھانہ دار کے نام خبرگیری کے واسطے پروانہ جاری کیا۔ منشی مخدوم علی صاحب دکین کی بہانجی سے ۱۱ ذی الحجہ کو نکاح بھی ہوگیا۔ ولیمہ بھی ہوگیا۔ نکاح مین مولانا عبداللہ صاحب فائزپوری اور مولوی وصیت علی صاحب معہ چند دیگر علما کے شریک تھے مولانا عبداللہ صاحب نے خطبہ پڑہا اور مولانا عبدالعزیز صاحب نے نہایت پر اثر وعظ فرمایا۔

(رحیم آباد مین)

مولوی صاحب ممدوح یہہ بھی تحریر فرماتے ہین۔ کہ ۱۰ ذی الحجہ کو عیدگاہ مین ایک ہندو مسلمان ہوا۔ مین نے مسلمان کیا اور کریم بخش نام رکھا۔

(بمبئی مین)

جناب ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام صاحب عثمانی تحریر فرماتے ہین کہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ ہجری کو ۹ بجے دن کے ایک ہندو مسجد گاؤ قضایان بمبئی مین مشرف باسلام ہوا کفری نام رامانتھا دین محمد نام رکھا گیا بمبئی کی جامع مسجد کے زیر علاقہ نومسلمون کے واسطے چندہ جمع ہے جس سے تین ماہ تک خوراک ولباس وتعلیم ضروریات دین کی کیجاتی ہی مابعد اسکو اختیار

دیا جاتا ہے چاہے مدارس اسلامیہ مین تعلیم پاوے چاہے نوکری کرے۔

لورپول کے حالات

سلطنت روم کے افواج بحری کے لفٹنٹ کمانڈر احمد افندی لورپول کی مسجد اور مدرسہ کے معائنہ کے لئے آئے تھے اور نماز عشا بھی امامت کرکے پڑہائی۔ برادر۔ ال امین بناکاف نے یکشنبہ کی شام کو آنے والی مذہبی پارلیمنٹ پر لکچر دیا۔

جماعت اسلام کے خزانچی مس فاطمہ ای کیٹس اپنی سفر سے واپس ہوگئین۔ دوسرے یکشنبہ کی شام کو جناب مولوی برکت اللہ صاحب نے جو مدرسہ مسلمانان لورپول کے عربی اردو فارسی کے پروفیسر مقرر کئے گئے ہین ہندوستان مین اسلام کے مضمون پر لکچر دیا برادر حسن راڈفورڈ صدر نشین بنے تھے۔

اواخر ماہ می مین یکشنبہ کے دن جناب عبداللہ تیچ کوئیلم صاحب نے مذہب کی فلاسفی پر لکچر دیا جس مین ہر مذہب کو سچا ہونے کے لئے معقول اور مروج ہونے کی ضرورت بتائی۔ آگے چلکر مذہب اسلام اور عیسوی کا فرق باہمی بتاکر کہا کہ حاضرین خود اسبات کا فیصلہ کرین کہ کونسا مذہب برحق اور صحیح ہے۔ حاضرین نے بڑی محویت کے ساتھ اس لکچر کو سنا اور جلسہ کے برخواست ہونے کے بعد بعض لوگون کی کوئیلم صاحب سے بات چیت اور سوال وجواب ہوتے رہی اس لکچر کے بقیہ کو کوئیلم صاحب کسی آیندہ یکشنبہ کو بیان کرینگے۔ جسکے بعد وہ لکچر ایک رسالہ کی صورت مین مرتب ہوگا۔

آیندہ یکشنبہ کو مولوی برکت اللہ صاحب مذہب اسلام کی بزرگی پر لکچر دین گے۔

جناب شیخ محمد الگزانڈر رسل وب صاحب

امریکہ کے اخبار دی سن مین ایک آرٹکل "محمڈونس پلانس" یعنے محمد وب کے تجاویز کے عنوان سے شایع ہوا ہے جسکا مطالعہ غالبًا ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا لہذا ہم اسکا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہین محمد الگزانڈر رسل وب جو اہل امریکہ کو تعلیمات پیغمبر عرب کی ہدایت کرنے کی غرض سے امریکہ گئے ہین جنرل تہیالوجیکل سمنری کے روبرو والے چوراہے مکان نمبری ۸۵۴ کو اپنا مسکن قرار دیا ہے۔ اور عرصۂ قلیل مین "مسلم ورلڈ نامی" بیس صفحہ والا اخبار ان کے اہتمام سے شایع ہوگا۔ مسٹر وب کہتے ہین کہ وہ وہان قیام کی غرض سے آئے ہوے ہین اور انکا مکان امریکہ مین مسلمانون کا عارضی مقام ہوگا مسلم ورلڈ اکتوبر تک ماہانہ شایع ہوگا اور اس کے بعد ہر جمعہ کو۔ بمبئی کے سربرآوردہ تاجرون نے جو مسٹر وب کو انکے کام کی ہمت دلا رہے ہین ایک کافی مبلغ جس سے اخبار پانچ برس چل سکے جمع کردیا ہے پہلا پرچہ بارہوین می کو شایع ہوگا صفحہ اول پر مساجد اور مزارون کے نقشے ہوا کرین گے دوسری تصویرین جو اس مین چھپا کرین گے وہ مسلمانون کے فن عمارت کے نمونے اور مشرقی کے

مشہور لوگون کی تصویرین ہونگے۔ منجملہ ان لوگون کے جنکے مضامین اس اخبار مین شایع ہون گے امیر علی صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ سرسید احمد خان بہادر اور مولوی چراغ علی صاحب اور دوسرے فاضل مسلمان ہین۔ اس پرچہ مین فارسی عربی اردو اور گجراتی لٹریچر کے ترجمے بھی شایع ہوا کرین گے۔

کل کے دن مسٹر وب نے ایک رپورٹر کو کہا "یہ اخبار بالکل نیا ہوگا۔ ہم اس سے روپیہ کمانا نہین چاہتے بلکہ ہم اسپر خرچ کرینگے اور اگر ہر اشاعت پر نقصان بھی ہوگا تو اسقدر مبلغ کی ذمہ داری جو پانچ برس تک کو کفایت کرسکے ہم سے کیگئی ہے۔ ہمارا مقصود اہل امریکہ کو اس بات کا سمجھانا ہے کہ اسلام کیا ہے بہت لوگ خیال کرتے ہین کہ سلام ہم جانتے ہین مگر وہ فی الحقیقت نہین جانتے۔ ہم چاہتے ہین کہ اسلام کو اسطرح پر دکھلادین جیسا وہ فی الحقیقت ہے۔ آج ایک خط مجھے رنگارنگی بازار بمبی کے ایک دولتمند تاجر حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد کا ملا جس مین وہ لکھتے ہین کہ اس ماہ کے اخیر مین وہ مولوی حسن علی صاحب کے ہمراہ امریکہ کو نکلینگے یہ لوگ یہان پر اسی مکان مین رہنا چاہتے ہین"

"وداور رفیع المرتبت مسلمان جو یہان ہمیشہ کے لئے قیام اور ہمارے کام مین مدد دینا چاہتے ہین ایک تو دہلی کے مولوی شرف الحق صاحب ہین جو یونانی عربی عبرانی اردو کا ترجمہ کرسکتے ہین دوسرے شیخ جمال الدین صاحب مشہور عالم اور حکیم اور سلطان کے دوست اور مشیر ہین۔ یہ لوگ ترجمہ بھی کیا کرینگے اور ہمارے مجلسون مین وعظ بھی کہا کرین گے اور اخبار کے لئے مضامین بھی لکھینگے۔ مکان کی نشست گاہ مین لبریری رکھی جاویگی اور پہلی منزل کو لکچر روم بنادینگے۔ ہر جمعہ کی شام کو انگریزی جاننے والے اہل مشرق لکچر دیا کرین گے اور یہ کام ہماری کمک کو آنے والے مسلمانون کے آتے ہی شروع ہوجاویگا"

مسٹر وب کے تجویز کے عملی صورت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام پھر اپنی فیروزمندی کے انتہا درجہ کو عروج کریگا اور بے انتہا ترقی پاویگا۔

ہم کو مسٹر وب کی پوری کامیابی مین کسی قسم کا شک نہین ہے۔

جواب نورافشان نمبر ۱۸ جلد ۲۱

قولہ حیات ابدی یہ ہے کہ وہ تجھے اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین۔ یوحنا ۱۷-۳

اقول اس آیت سے وحدانیت اللہ جل شانہ و رسالت حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام صاف صاف ثابت ہے جس سے کسی دیندار کو انکار نہین۔ ہٹ دہرمی کی اور بات ہے۔ ایسا ہی کچھ مفسر اسکاٹ صاحب نے بھی حضرت مسیح کو الوہیت مین شامل نہین کیا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ یعنے اسی طور سے وہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا اور مسیح کو سچے طرح جاننے سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔ اور یہان جاننے سے مراد نہ صرف عقل بلکہ دل سے جاننا یعنے اس مین محبت اور تعظیم اور

فرمان برداری اور دہشت اور سارے دل کا رجوع
مندرج ہی غور کرنا چاہئے۔ اول اکیلے سچے خدا کو جاننا ضرور
ہے اور دوسرے یسوع مسیح کو یہ دونون باتین ضرور
ہین۔ تفسیر رومن اسکاٹ صاحب مطبوعہ آگرہ آباد صفحہ
۱۴۳۔ اور جنہون نے اکیلے سچے خدا کو چھوڑ کر حضرت
مسیح کو نعوذ باللہ من ذلک الخرافات الوہیت مین
شامل کیا ہے وہ بالکل حیات ابدی سے محروم رہینگے
نہ معلوم صاحب نور افشان اور ان کے ہم مشرب
برخلاف قول مسیح حیات ابدی مین شامل ہونے
کو کس بھروسے پر نازان ہین۔ بلکہ ایسے عقیدہ والون
کو حیات ابدی کی بو نہ پہونچیگی۔ علاوہ برین اور
مقام سے بھی رسالت حضرت مسیح ثابت ہی۔ خدا ایک
ہے اور خدا اور آدمیون کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانے
ہے وہ مسیح یسوع ہے اول تمطاؤس ۲-۵۔ اب چشم
انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کہ ہر دو آیت مذکورہ بالا
سے خدا کی وحدانیت اور حضرت مسیح کا رسول اور
بشر ہونا ثابت ہی پس۔ تو یہ ہے کہ اگر آپ ہر دو آیت کو
حق والہامی سمجھوگے تو ضرور مسیح کی رسالت اور بشریت
کا اقرار کروگے۔ ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو مانو یا نہ مانو

قولہ لیکن ذرا غور کرنے سے اسی آیت سے مسیح کی
الوہیت بخوبی تمام ظاہر و ثابت ہوتی ہے۔

اقول بالکل غلط۔ یہ عکس نہسند نام ہے زنگی کافور۔
خدا انسان کی صورت مین پیدا ہو نہین سکتا دیکھا

اخبار نور افشان نمبر ۶ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ کالم ۲۔
ای ڈیر اڈیٹر نور افشان۔ پروردگار عالم نے بیبل
مقدس مین جابجا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر و
طریقہ عبادت و سبیل ہلاکت بتلا دیا ہے۔ اور
پہلا حکم توریت کا یہ ہی۔ سن لے ای بنی اسرائیل
خداوند ہمارا خدا اکیلا خدا ہے استثنا ۶-۴۔ اب
جو کوی عیسائی بھائی خلاف بیبل مقدس کے حضرت
مسیح کو خدا کہے وہ گمراہ اور حیات ابدی سے کوسون
دور ہے۔ اب مین صاحب نور افشان کی خدمت
مین باادب عرض کرتا ہون کہ انجیل مقدس مین
حضرت مسیح نے کس مقام پر کہا ہے کہ مین خدا ہون
یا الوہیت مین شریک ہون۔ بلکہ بیبل مقدس سے
ثابت ہی۔ خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا۔ انجیل یوحنا
۱-۱۸۔ اور بولا تو میرا چہرہ نہین دیکھہ سکتا اس لئے
کہ کوی انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے خروج
۳۳-۲۰۔ اب مین یہ پوچھتا ہون کہ حضرت مسیح
آپکے فرضی خدا کو ہزارون آدمیون نے دیکھا ہوگا
ان سے کہتے آدمی مرگئے اور انجیل مین صفات مسیح
تحریر ہین کہ وہ مریم سے پیدا ہوا۔ یوسف کا بیٹا ہے
متی ۱-۲۴ و ۲۵-۲۔ مگر اوسے دیکھتے ہین جبکا درجہ فرشتون
سے کچھ کم تھا یعنے یسوع۔ عبرانیون ۲-۹۔

قولہ۔ یہ بات بالاتفاق مانی جاتی ہے کہ حیات ابدی
اور سعادت سرمدی حاصل ہونے کے لئے اکیلے سچے
خدا کی شناخت نہایت ضروری اور لازمی ہی

اقول۔ با وجود اقرار اکیلے سچے خدا کے حضرت مسیح کو

الوہیت مین شامل کرنا اول درجہ کی ہتک دہرمی ہی
اور اس واحد مطلق کی یہ شناخت ہی کہ وہ واجب الوجود
ہے۔ اور باقی کل ممکن الوجود۔ اور ممکن الوجود واجب
الوجود کی ضد ہے۔ کیونکہ واجب الوجود کے واسطے
قدم لازم ہے۔ اور ممکن الوجود کو حدوث اور ممکن
الوجود وہ حال سے خالی نہین۔ جوہر ہے یا عرض۔
اور یہ دونون محتاج ہین پس جو محتاج ہے وہ لایق
فدائی نہین ہوسکتا۔ اور امید وبیم بہو کہ وہ یاس
وغیرہ کے حضرت مسیح محتاج تھے۔

قولہ لیکن اس آیت مین ہم دیکھتے ہین کہ جسطرح خدا
کی شناخت ضرور ہے۔ اسی طرح مسیح یسوع کی شناخت
ہی ضرور ہے۔

اقول خدا کی شناخت یہ کہ اوسکو اکیلا سچا خدا جانے
اور حضرت مسیح کی شناخت یہ کہ رسول مقبول اور بشر
سمجھے تاکہ حیات ابدی کا مستحق ہو برخلاف اسکے کفر ہے

قولہ یہ لفظ اکیلا۔ وحدت فردی کے معنون مین نہین ہے

اقول لفظ اکیلا کے معنے وحدت فردی نہ جاننا صاحب
نورافشان کا ایجاد ہے۔ جو کہ سراسر خلاف نقل ہے
میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہووے۔ خروج
۲۰-۳۔ اور سب مین جو مین نے تجھے تحریر فرمایا ہے
ہوشیار رہ دوسرے معبودون کا نام تک نہ لے
ور وہ تیرے مونہہ سے نہ سنا جاے خروج ۲۳-۱۳
اب دیکھو کہ مین ہان مین بھی وہ ہون اور کوی معبود
میرے ساتھ نہین۔ استثنا ۳۲-۳۹۔ مین ہی خداوند
ہون اور کوی نہین میرے سوا کوی خدا نہین یسعیاہ

۴۵-۵۔ اب صاحب نورافشان کی غلطی مین یہ
غرض ہی کہ آیات متذکرہ نے صرف اکیلا ہی معبود
رکہا شرکت کو خاک مین ملا دیا۔

قولہ بلحاظ الوہیت باپ اور بیٹے کی ایک ہی ماہیت ہے

اقول خوب یہ نہ حضرت مسیح کو سوجہی اور نہ محرران
اناجیل کو کہ باپ اور بیٹے کی ایک ماہیت ہی۔ بلکہ ارشاد
حضرت مسیح یہ ہے کہ۔ اس اکیلے کی بندگی کرمتی ۴-۱۰
ایڈیٹر صاحب غور فرمائے کہ وحدت کے نام سے شیطان
حضرت مسیح کو چھوڑ بھاگا۔ اگر آپ بھی وحدانیت کے
مقر ہون تو قوی امید ہے کہ یہ سب کدورت دور
ہو جاویگی۔ حضرت مسیح نے یہ نہین فرمایا کہ الوہیت مین
مین بھی شریک ہون میری بندگی کرنا۔ کبھی سایل کو
اس طرح جواب دیا۔ تو کیون مجھے نیک کہتا ہی نیک
تو کوی نہین مگر ایک یعنے خدا متی ۱۹-۱۷۔ مسیح نے
یہ نہین کہا کہ مین بھی مثل خدا کے نیک ہون اب جو
کوی عیسائی بھائی خلاف اناجیل کے حضرت مسیح کو وہ مہینگی
وہینگی سے الوہیت وماہیت مین شامل کرے وہ بیشک
وشبہ مخالف وپکا دشمن حضرت مسیح کا ہے نعوذ باللہ
من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔

نظم

وہ واحد خدا خالق دوجہان ہے
نہ اسکا کوی باپ وبیٹا نہ مان ہے
منزہ مبرا ہے ہر عیب سے وہ
نہ محتاج وخایف ہے مخلوق سے وہ
مقولہ مسیحا کا دیکھا نہین ہے
خدا کے سوا کوئی اچھا نہین ہے

انا جیل سے صاف روشن ہے ٹھیک
نہین ہی مسیحا خدا کا شریک
نہ شرکت کسی کی خدا کو پسند
نہ سا جہا مسیحا کو آیا پسند۔
نہ نبیون کی تعلیم تثلیث ہے
نہ بیبل مقدس مین تثلیث ہے
خدا کو کبھی باپ تم نے بنایا
گہ روح القدس کا کبوتر اوڑایا
یہ بازی گری کا تماشا دکہایا
کبھی ایلی ایلی وہ کہہ کر پکارا
تعجب کہ بندون سے بہاگا بچارا
کبھی سولی دیکر زمین مین دبایا
کبھی اسکو دوزخ کا رستہ دکہایا
خدائین تیرہ جو تم نے کیا ہے
بتاؤ تو بیبل مین کس جا لکہا ہے
دعا روز و شب ہی اکہی یہ میری
رہ راست پر آوین عیسائی بہائی

راقم سچا پیرو حضرت مسیح کا۔ ارژاٹا وہ۔

پادری ڈگمز سے سوال شفاعت کے بارہ مین استفسارات

(۱) آپ نے جو فخر المرسلین خاتم النبیین کے شفاعت کا ثبوت قرآن مجید سے طلب کیا ہے اسکی کیا وجہ ہے کیا آپ کے نزدیک قرآن مجید کلام خدا ہے اگر ہے جو امر ثابت کیا جائیگا آپ اسنے تسلیم کرین گے اور اگر یہ امر نہین ہے تو اس تخصیص کی وجہ بیان کیجئے۔

ہمارے احادیث صحیحہ کو کیون خارج کیا جاتا ہے جنکی سند عہد جدید کے سند سے بدرجہا زاید قابل اعتبار ہے

(۲) کیا آپ مسلمانون کے یہان شفاعت کے مسئلہ کو اسطرح خیال کرتے ہین جیسا کہ آپ کے یہان ہے کہ خود خدا یا یون کہو کہ اقنوم ثانی نے اپنے بندون کے گناہ اپنے ذمہ لیکر وہ لعنتی ٹھیرا (نعوذ باللہ منہ) اور بغیر اسکے نجات ہی ممکن نہین اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہین تو اسلام اس سے بری ہے اور اگر دوسری معنی آپ سمجھتے ہین تو اسے بیان کر دیجئے تاکہ بحث مین لفظی نزاع نہو۔

(۳) جواب دینے پر کیا ثمرہ ہوگا آیا صرف وہی دو سو روپیہ اور گھوڑا گاڑی یا کوئی اور اگر یہی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہی کہ پادری صاحب کوئی دینی ثمرہ نہین بیان کرتے جس سے انہین ہی نفع ہو مین چاہتا ہون کہ اس جواب کا ثمرہ ایسا وہ قرار دین جس سے طرفین کو دینی نفع ہو اور اگر انہین دنیاوی ہی نفع نقصان پر نظر ہے تو انہین اطمینان کی شکل بتانا چاہئے کہ جو وہ وعدہ کرتے ہین اس کے ایفا کی کون ذمہ داری کریگا۔

(۴) جواب کے جانچنے کے لئے دو لایق شخص مقرر ہونا چاہئے ورنہ کیونکر طے ہوگا کہ مین نے کافی جواب دیدیا آپ کہین کہ نہین دیا۔

(۵) آپ نے اپنے سوال مین حضرت مسیح کے لارڈ ہونے کا اور خدا کے طرف سے شفیع ہونے کا دعوی کیا ہے اسکا ثبوت آپ کو دینا پڑیگا ان باتون کا جو آپ

جلد عنایت ہو۔

الراقم۔ محمد علی کانپوری

بقیہ مضمون دین اسلام

اسی طرح سود خواری کو خیال کرنا چاہئے کہ اس مین کسقدر ظلم و ناانصافی ہے جسکے وجہ سے سیکڑون تباہ اور برباد ہوگئے عزت و آبرو والے ذلیل و خوار بنگئے ایک شخص ضرورت قوی اور لاچاری و مجبوری کے وجہ سے سودی قرض لیتا ہے اور ادا کرنے کے لئے کوئی وقت اور میعاد معین کرتا ہے جب تہیدستی کے سبب سے وقت موعود پر ادا نہین کر سکتا تو تاجار ہوکر زیادہ روپیہ دینے کا وعدہ اور اقرار کرتا ہے اور اس حیلہ سے ادائے قرض کی میعاد کو زیادہ کیجئے مثلاً بجائے ایک سال کے دو سال کرتا ہی جسقدر ادا کرنے مین تاخیر اور دیر ہوگی اسی قدر مال کی مقدار مین زیادتی ہوتی رہیگی قرض خواہ کی درشتی اور سختی اور قرض دار کی مجبوری و پریشانی سب کچھ کرا دیگی رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوگی کہ قرض کی مقدار اس قدر بڑہجاویگی کہ مقروض کا تمام سامان و اسباب مکان وغیرہ اس مین تباہ و برباد ہوجاویگا اور اس غمزدہ کو روٹی کپڑے کا ملنا بھی دشوار ہوجاویگا اب خیال کرنا چاہئے کہ قرض دار پر بلا کسی عوض اور نفع کے مال بڑہایا گیا اور قرض خواہ نے بغیر اسکے لگ کسی قسم کا نفع پہونچایا ہو اس المال سے بہت زیادہ روپیہ وصول کیا پس یہ صریح ظلم و تعدی ہے کسی نشستی کو جگہ سے بے جگہ اور ٹہکانے سے بے ٹہکانے کر دینے کا یہی مطلب ہے۔ پس دین اسلام نے اس فعل شنیع یعنے سود خواری کو قطعاً حرام فرمایا اور اس قدر شنیع اور قبیح قرار دیا کہ اپنی والدہ کے ساتھ زنا کرنے کے برابر فرمایا خدا کی پناہ سوا دین اسلام کے یہ خوبی و عمدگی اور پاکیزگی کسی مذہب مین نہین جسکو دعویٰ ہو وہ مرد میدان بنکر ثابت کرے صرف زبانی لاف و گزاف محض فضول اور بیجا ہے۔

اسی طرح زنا اور حرام کاری کو خیال کرنا چاہئے کہ اسکی وجہ سے کسقدر خرابیان اور آفتین پیدا ہوتی ہین اور اکثر مذاہب اسکو برا سمجھتے ہین لیکن کسی نے اسکے لئے کوئی قانون سخت اور تعزیر مقرر نہین کی جس سے اسکا انسداد ہو مگر دین پاک اسلام نے اسپر درے اور تازیانے لگانے اور سنگسار کرنے کی حد مقرر فرمائی اگر اس قاعدے پر عمل درآمد کیا جاوے تو یہ آفت بلا بہت کم ہوجاوے لیکن اس زمانہ مین جسقدر اسکی کثرت اور زیادتی ہے اور جسکا حال سب کو معلوم ہی وجہ اسکی سوا اسکے اور کچھ نہین کہ عمدہ طور پر اسکے روکنے اور بند کرنے کا انتظام نہین کیا گیا یہ ہی کیفیت چوری کی ہے اسکی وجہ سے شریعت نے ہاتھ کاٹنے کا حکم بلاشبہ فرمایا اگر اس تعزیر کو جاری کیا جاوے تو سرقہ و رہزنی بہت کم ہوجاوے۔

دروغ گوئی غیبت حسد بدگمانی حق تلفی وغیرہ غرض جسقدر امور قبیحہ کو ان سے نفوس انسانیہ کو ضرر پہونچنے والا اور مآل و انجام خراب ہونے والا اور فتنہ اور فساد برپا ہونے والا ہو مذہب اسلام نے

ان سب باتون سے سخت نفرت دلائی ہے اور باہم ایک دوسرے کی خیرخواہی اور مددگاری کے لئے کمال تاکید فرمائی ہے انہین وجوہات سے یہ دین مقدس ایسے ایسے مقامات مین خود بخود پہیل رہا ہی جہان پر وہم وگمان بہی نہ تھا۔

عرب سے بڑہکر کوی قوم سرکش اور فتنہ انگیز اور مفسد نہ تہی غارتگری اور رہزنی ان لوگون کا شیوہ تہا قماربازی اور سود خواری ان سے رگ رگ وبدن مین سرایت کئے ہوے تہی شب و روز کشت وخون کا ہنگامہ برپا رہتا تہا وہ لوگ صورت مین انسان مگر سیرت مین درندہ حیوان تہے عرصہ دراز اسی حالت مین گذر گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اور قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور اسلام کے انوار وآثار چمکنے لگے تو وہ لوگ خود بخود اس طرف جہکنے لگے اور صدق دل سے کلمہ توحید پڑہنے لگے یہانتک کہ وہ خط جس مین جہالت اور گمراہی اور شرارت کا اندہیرا چہایا ہوا تہا چند روز مین نور اسلام وایمان سے منور اور تابان ودرخشان ہوگیا وہ بجلی کا کڑکا تہا یا صوت ہادی۔ عرب کی زمین جس نے ساری ہلادی۔ نئی ایک لگن سب کے دلمین لگادی ایک آواز مین سوتی بستی جگادی

سے ہوا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹہے دشت وجبل نام حق سے

سبب اسکا یہی تہا کہ دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دیکہہ کر طبایع سلیمہ خود بخود اس کی تصدیق کرتی تہین تہوڑے عرصہ مین اسلام کا ترقی پانا اور وحشیون جنگلیون مین پہیل جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شیرین زبانی اور فصاحت وبلاغت اور جادو بیانی کا بہت جلد دلون مین اثر کرنا اور گڑ جانا قدرت الہی کا عجب کرشمہ ہی اور حقانیت وصداقت کی پوری دلیل۔ باقی آیندہ

ترجمان القرآن

چونکہ قرآن شریف کو اللہ تعالی نے تمام جہان کی اعلام وہدایت کے لئے نازل فرمایا ہی اسلئے مختلف زبان مین اگر اسکا ترجمہ کرکے ساری قومون کو اسکا مضمون سمجہایا جاے تو کوی ناجائز امر نہین ہے چنانچہ اسی خیال سے تفسیر و ترجمہ کا طرز وطور صحابہ ہی کے وقت سے جاری ہوگیا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے گویا پہلے پہل اس سنت حسنہ کو ادا کیا اور ان کے بعد برابر تابعین وبڑے بڑے ائمہ مجتہدین نے بہی یہ طریقہ خیر برتا یعنے لغات قرآنی کو عام محاورات انسانی مین ایسا بیان فرمایا کہ ہر کہ دمہ کے دلون مین مضامین قرآن کو نقش کالحجر بہا دیا ایک زمانہ کے بعد جب اسلام ملک عرب سے نکل کر عجم وہند واندلس وچین تک پہونچا تو ان تمامی مقامات کے علماء نے انہین ملکون کی زبان مین لوگون کو قرآن کا مضمون سمجہایا اور اسکا ترجمہ بہی عام ازین کہ من اولہ الی آخرہ کل قرآن کا ترجمہ کیا ہو یا بعض بعض سورتون ومضامین کا ترجمہ شایع کیا ہو لیکن ترجمہ قرآن بیشک شایع کیا مخالفین اسلام نے بہی اس سے فایدہ حاصل

کرنے کے لئے گو وہ ان کے نزدیک دنیاوی ہی فائدہ
ہو قرآن شریف کا ترجمہ کیا ہے جتنے ترجمون کی مجھے
خبر ہے مین نے ان کو ایک رسالہ مین مرتب کیا اور
اسکی اور اسکے مترجمین کی پوری کیفیت بھی لکھا ہے
اور مجھے خیال ہے کہ وہ رسالہ منشور محمدی کے کسی
پرچہ مین چھپا بھی ہے اس رسالہ مین مینے یہ بھی ثابت
کر دیا ہے کہ ہمارے مخالفون نے جو قرآن کے ترجمے
لکھے ہین انہون نے قرآن کے ساتھ چند بدسلوکیان
کی ہین۔
اول بدسلوکی تو یہ ہے کہ دیدہ و دانستہ بعض
جگہ ترجمہ غلط کیا ہے۔
دوسری یہ کہ کوی ترجمہ اصل عربی سے نہین ہوا ہے
سب ترجمہ سے ترجمہ ہوا ہے۔ اور ارباب سلیقہ خصوصاً
ماہران فن ترجمہ خوب جانتے ہین کہ اول تو نفس ترجمہ
ہی ایسی مشکل چیز ہے کہ اصل متن کے قوت و خوبی ترجمہ
مین ہرگز کسی طرح نہین آسکتی اور مزید برآن جب
کہ ترجمہ سے ترجمہ کیا جاویگا تو کیا سے کیا نہ ہو جاویگا
تیسری یہ کہ ان حضرات نے اصل متن کو چھانٹ کر
فقط ترجمہ ہی شایع کیا ہے اور یہ بہت ہی بڑی
بددیانتی ہے کیونکہ اصل متن سے ترجمہ مین جو نقص رہتا
ہے وہ قابل گرفت نہین ہو سکتا بلکہ مترجم کی
غلطی یا سہو تک پہونچکر اسکا خاتمہ ہو جاتا ہے
اور جب متن نہین تو ترجمہ ہی گویا اصل قرار پایا
اور مترجم کی غلطی اصل متن پر عاید نہ ہوگی اور
غیر قرآن قرآن ہو گیا کیونکہ مسلمانون کے نزدیک
مجموعہ نظم و معنی کا نام قرآن ہے نہ فقط معنے کا۔
چوتھی یہ کہ بعض مترجمین نے ترتیب سور کو جو توفیقی
والہامی ہے اور تمام صحابہ کی ایک بڑی ہی سنگین
کمیٹی سے مرتب ہوی ہے اسکو توڑ کر بطور خود ترتیب
نزول مرتب کیا ہے اور وہ بھی انجام نہ کر سکا پس
یہ مسلمانون کی بہت ہی تکلیف و ضرر کی بات قرار
دی گئی ہے۔
پانچوین بعض مترجمین مخالفین نے تردیدی حاشیہ
چڑھا کر اپنے دل کا غبار نکالا ہی۔
حتی کہ بعض نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ
کو بخلاف فواید چھپوا کر لوگون کے شک و شبہ مین
ڈالنے کا ارادہ کیا ہے۔
غرض ہمارے مخالفین نے جتنے قرآن کے ترجمے لکھے
ہین سبھون نے اپنے ایک ایک غرض کے لئے لکھا ہے
اور جہان جہان موقع پایا ہے اپنے دل کا پھپولا
توڑا ہے۔
منشی الکھدھاری نامی ایک ہندو نے بھی مولانا شاہ
عبدالقادر صاحب کے ترجمے کے فواید کو حذف کر کے
اور کچھ لفظون کو الٹ پلٹ کر اپنے ترجمہ کے نام سے
نولکشور مین چھپوایا ہے اب مطبع مفید عام آگرہ مین
جو صاحب فقط اردو ترجمہ چھپوا رہے ہین معلوم نہین
کہ وہ کس مترجم کا ترجمہ ہے اور کون صاحب چھپوا رہے
ہین یعنے کوی مسلمان صاحب اسکے چھپوانے والے
ہین یا حضرات مخالفین سے کوی صاحب ہین پس
اگر کوی اہل قرآن ہے تو اسکو خیال کرنا چاہئے کہ

مولانا رفیع الدین و مولانا عبدالقادر سے کوئی ترجمہ کیا عمدہ ہوگا اسیکو آپ کیون نہین پڑہتے پڑہاتے یا مولوی صدیق حسن مرحوم نے جو ترجمان القرآن لکہا ہے اسکو کیون نہین مطالعہ فرماتے اور اگر آپ نے بغور خود ترجمہ لکہا ہے تو یہ کوئی امر ممنوع نہین ہے یہ تو عین اشتہار قرآن ہے لیکن فقط ترجمہ ہی ہرگز نہ چہپوائے اسکے ساتہ متن ضرور رکہے اور اگر کوئی مخالف قرآن چہپواتا ہے تو جیسے سواری ویلر و فلوگل و پامر و راڈویل و ویری و میور و لین و کیشب چندر سین و الگزنڈر ہاری وغیرہ نے کیا ہے یہ حضرت بہی اپنی سعی بے فائدہ کرین اس سے تواتر قرآن مین انشاء اللہ تعالی کبہی فرق نہ آویگا اور وہ ترجمہ قرآن نہین کہا جائیگا بلکہ ترجمۂ قرآن کہا جائیگا اور قرآن و ترجمہ قرآن مین جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ شیر قالین دیگر و شیر نیستان دیگر است۔ ابو محمد عبداللہ غفرلہ۔

از بلیاگہاٹ نمبر ۱۲۶ کلکتہ

کشمیر مین اسلام کی اشاعت کیونکر ہوی

مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے فاضل پروفیسر مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے جو مضمون ہندوستان مین اسلام کی اشاعت شمشیر کے زور سے نہ ہونے کو ثابت کرنے کی غرض سے شایع کیا تہا اسکو منشور محمدی کے کئے پرچون مین ناظرین نے ملاحظہ کیا ہے اس مضمون کو تمام کرکے فاضل پروفیسر نے کشمیر مین اسلام کی اشاعت کے حال کو بیان کیا ہے۔ جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے

کشمیر

چونکہ کشمیر کا ملک سب سے علحدہ و واقع ہے اور وہان کے اسلامی واقعات نہایت دلچسپ ہین اسلئے مناسب ہے کہ انکا خاص طور پر ذکر کیا جاوے۔

کشمیر مین مسلمان نہایت کثرت سے آباد ہین۔ اور تقریباً کل ہندون یا باشندگان تبت کی نسل ہین۔ ایسے تاریخی واقعات جن سے اس کثرت کے اسباب دریافت ہوتے ہون نہایت قلیل ہین۔ لیکن جسقدر شہادتین ہم پہونچتی ہین ان سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ فقیرون اور درویشون کی متواتر کوششون سے جو عرصہ دراز تک جاری رہین اس ملک مین اسلام کو اسقدر ترقی ہوی۔ لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ اول اسلامی تحریک کی ابتدا کس زمانہ مین ہوی۔ کشمیر کے پہلے مسلمان بادشاہ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس نے چودہوین صدی عیسوی مین کسی درویش بلبل شاہ نامی کی ہدایت سے اسلام قبول کیا۔

چودہوین صدی عیسوی کے قریب اختتام یعنے ۱۳۸۹ء مین سید علی ہمدانی کی تحریک سے اسلام کے رواج مین نمایان ترقی ہوی۔ ان بزرگ پر جب تیمور کا عتاب ہوا تو وہ اپنے وطن ہمدان کو جو ملک فارس مین تہا چہوڑ کر کشمیر مین چلے آئے تہے۔ ان کے ساتہ سات سو سید تہے جو کشمیر مین پہونچکر مختلف مقامات پر عزلت نشین ہوگئے۔ اور اپنی

سے بت پرستون کا مسلمان کرنا یقینی کر لیا۔ ان کی کوشش
سے پھر کچھ تعصب کو بھی تحریک ہونے لگی چنانچہ سلطان
سکندر نے (سنہ ۱۳۹۳ء سنہ ۱۴۱۸ء) بت پرستون کے مندرون
کو غارت کر کے بت شکن کا خطاب پایا۔

اکبر اعظم کے عہد مین جب کہ کشمیر سلطنت مغلیہ کا
ایک صوبہ ہو گیا تہا اسلام کے اثر کو زیادہ استحکام
ہو گیا۔ اور ہندوستان سے بہت سے علماء اسلام
کشمیر مین آگئے۔ اورنگ زیب کے زمانہ مین کشتوار
کے راجپوت راجہ نے سید شاہ فرید الدین کی کرامات
دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ اسکے مسلمان ہوتے ہی بہت
سے رعایا بھی مسلمان ہو گئی۔ شاہان مغل نے جو
ریاست کشمیر مین آمد و رفت کے واسطے بنا لیا تھا اسکے
کنارون پر راجپوت قوم کے مسلمان راجاؤن کی
اولاد اب تک موجود ہے۔ فقط۔

بقیہ لکچر آنریبل مسٹر الگزانڈر رسل وب
بمقام مدراس

عیسائی پادریون کے ابتدائی زمانہ مین رسول مقبول
ہدایت رسول اور اخوت اسلام کے مادہ مین محض
جہوٹھ بیان کیا حالانکہ ان دنون اسلام فخر دوران
تہا۔ پٹارک نے بطور ے ظاہر کیا ہے کہ اس زمانہ
کے پادری بہت بڑے جہوٹے تھے ممکن ہے کہ
پٹارک کی نفرت کا یہ باعث ہو کہ پوپ جان
بست دوم اسکی بہن کو بہگا لیگیا تھا اور اس پر
چند قسم کا ظلم ہوا تہا مگر جس شخص نے پروفیسر ڈریپر
کی کتاب "دماغی ترقیات یورپ" کو پڑہا ہی اسنے
صاف سمجہ لیا ہوگا کہ ابتدائی زمانہ کے پادریون
کے باتین ہرگز قابل وثوق نہین ہین۔

جس زمانہ مین اسپین مسلمانون کے دوران
حکومت مین اعلی تعلیم کا مرکز۔ دولت اور تہذیب کا
وطن علوم و فنون کا سرچشمہ تہا یورپ عیسائیون
کے زیر حکومت خاک مذلت اور وحشت مین آلودہ
تہا۔ اسلام کے مادہ مین جہوٹہ باتین اختراع کرنا
تھا اور اپنے سے عالی تر لوگون کی نفرت اور عداوت
مین ڈوبا ہوا تہا۔ یہ عداوت سینہ بسینہ چلی آئی
عیسائی مصنفون نے جناب رسول مقبول اور
اسلام کے مادہ مین جو کتابین لکہی ہین ان سے
اس عداوت کے آثار نمایان ہین۔ جس عیسائی
مصنف نے رسول مقبول اور ان کے ہدایات کے
مادہ مین کتابین لکہی ہین اسکی تحریر عیسائیون ہی
کے کتابون پر مبنی ہے۔ وہ سیکڑون برس کی
جہوٹی باتون اور غلط راویون کے پیرو ہین
جان ڈیونپورٹ اور گاڈفری ہجنس کے ایسے
لوگون نے غلط تواریخ کی تفتیش کی ہے اور امر حق
کو کسی قدر دریافت کیا ہے اس سے انگریزی بولنے
والی دنیا کو وہ روشنی ملتی ہے جسپر لاکہون اقوام
انسانی کی زندگی کا مدار ہے۔

عیسائی مشنری لوگون کو عیسائی بنانے کے لئے
ایشیا آتے ہین انہین کے اخبارون اور رسالون
کے باعث مغربی دنیا کے لوگون کا خیال اسلام اور
مسلمانون کے خلاف ہو گیا ہے اگرچہ فی الواقع

ان کو کوئی کامیابی نہین حاصل ہوتی ہے مگر وہ اپنی ہمت صرف کرنے مین نہین چوکتے" آپ ان واعظون پر یہ الزام نہین دے سکتے ہین کہ وہ آپ اور آپکے مذہب کے مادہ مین غلط واقعات ظاہر کرتے ہین کیونکہ وہ لوگ اپنے خیال مین سچ کہتے ہین وہ زیادہ نہین جانتے اس لئے ان کی عدم دانستگی ان کے قصور کے وزن کو کم کریگی۔ عموماً ان کا علم اور تجربہ محدود اور ان کا تعصب بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے وہ اس عقیدے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہین کہ صرف ان کے مذہبی عقاید بہت درست ہوتے ہین اور اسکے سوا جتنے ہین سب غلط ہین اس لئے ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے مذہب کے لوگون پر ثابت کر دین کہ کس قدر غلط فہمی ان مین ہے وہ مسلمانی کو اسی قدر جانتے ہین جتنا کہ نادان عیسائیون کی کتابون سے ان کو معلوم ہوا ہے اور اپنی نادانی کے باعث اسلام کے مادہ مین جتنے اقوال ہین ان کو چڑھا بڑھا کر لکھتے ہین مگر آپکو یہ نہین لازم ہے کہ ان کی تحقیر یا ان سے نفرت کیجئے ایسا کرنا ہدایات جناب رسول کے خلاف ہے آپ پر فرض ہے کہ تحمل کیجئے اور ان کو صراط مستقیم بتائیے جہالت کی تاریکی سے ان کو علم کی روشنی مین لے آئیے کلام مجید مین آیا ہے کہ اگر ہم ایسا کرین گے تو ہم کو اجر عظیم ملیگا ان کو صراط مستقیم تحمل اور استقلال کے ساتھ دکھائیے اگر وہ اس راہ مین چلنے سے انکار کرین تو ان کو نقصان ہوگا اور آپکا دل خوش رہیگا کہ آپ نے اپنا فرض خدا اور انسان کے ساتھ ادا کر دیا۔ باقی آیندہ۔

علاج الموت یعنے رسالہ ہیضہ

جسمین ہیضہ کے مہلک مرض کی نسبت خصوصاً اور معدہ کے اسی قسم کے امراض کی نسبت عموماً اسباب حفظ ماتقدم مرض کے پیدا ہونیکے دواعث۔ مرض کے علاج اور وقیہ کے تدابیر مع تشریح آلات و افعال بڑی تحقیق اور محنت سے بیان کئے گئے ہین نہایت خوبصورت چھپی ہوئی کتاب ہی قیمت عوام سے ۸ر اور مفلس لوگون سے ۴ر فی جلد

المشتہر حکیم پیر بخش سرکار ریاست سرمور۔
ناہن براہ انبالہ پنجاب۔

اشتہار واجب الاظہار

ہماری کمپنی مین ہر قسم کا تجارتی اسباب فروخت کے لئے ہمیشہ موجود رہتا ہی اور ہر چیز ادنی یا اعلی بکفایت اور جلد ارسال کیجاتی ہے ہر قسم کی چیز ہماری کمپنی کی معرفت فروخت ہی ہو سکتی ہے جسکا روپیہ بعد فروخت بھیجا جاتا ہے جو صاحب اس کمپنی سے معاملہ کرنا چاہین وہ بذریعہ خط و کتابت جملہ امور کا تصفیہ کرین فہرست درخواست پر ارسال ہوگی جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔ المشتہر
علی میان ابراہیم نوری اندکمپنی بمبئی محلہ جاملی۔

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا